REGD No. L. 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۴۶/۱۱ | ۵ تبلیغ ۱۳۳۶ھش ۔ ۵ فروری ۱۹۵۷ء | نمبر ۳۱

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۴ فروری۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع منظر ہے کہ

طبیعت بفضل تعالیٰ اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

محترم نواب محمد عبداللہ خان صاحب لاہور میں تاحال بیمار ہیں اور کمزوری بہت ہے۔ احباب نواب صاحب موصوف کی صحت کاملہ کے لئے خاص التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

مصر اور اسرائیل کے درمیان خطِ متارکۂ جنگ پر عالمی فوج متعین کرنے کا فیصلہ

مصر سے تمام اسرائیلی فوجیں فوراً اٹھا لینے کے متعلق جنرل اسمبلی نے دو اور قراردادیں منظور کرلیں

نیویارک ۴ فروری۔ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی نے کل دو قراردادیں منظور کیں۔ پہلی قرارداد میں فیصلہ کیا گیا ہے کہ مصر اور اسرائیل کے درمیان ۱۹۴۹ء کے خطِ متارکۂ جنگ پر اقوام متحدہ کی فوج تعینات کی جائے تاکہ دونوں ملکوں میں آئندہ لڑائی کی روک تھام کی جاسکے۔ دوسری قرارداد میں اسرائیل سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ وہ اپنی تمام فوجیں بلا تاخیر مصری زمین سے واپس بلا لے۔

پہلی قرارداد کے حق میں ۵۶ ووٹ آئے۔ ۲۲ ملک غیر جانبدار رہے۔ کسی نے مخالفت نہیں کی۔ دوسری قرارداد دو کے مقابلے میں ۷۴ ووٹوں سے منظور ہوئی۔ دو ملک غیر جانبدار رہے۔ یاد رہے کہ جنرل اسمبلی نے چھٹی بار مصری سرزمین سے اسرائیلی فوجوں کے مکمل انخلاء کی قرارداد منظور کی ہے۔

اسمبلی نے سیکرٹری جنرل مسٹر ہیمرشولڈ سے درخواست کی ہے کہ وہ ان قراردادوں کو عملی جامہ پہنانے کے لئے فریقین کے مشورے اور اپنی رپورٹ میں پیش کی گئی تجاویز کے مطابق مناسب اقدامات کریں۔

ان تجاویز میں کہا گیا تھا کہ مصر اور اسرائیل دونوں ۱۹۴۹ء کی عارضی صلح کے معاہدہ کی توثیق کریں۔ اور اسے جنگ نہ کرنے کے اعلان کی شکل دے دیں۔ اقوام متحدہ کی فوج خطِ متارکۂ جنگ کے ساتھ ساتھ متعین کی جائے۔ اور اسے غزہ اور خلیج عقبہ کے علاقوں میں بھی رکھا جائے جنہیں خالی کرنے سے اسرائیل انکار کر رہا ہے۔

دونوں قراردادوں پر رائے شماری سے قبل نو گھنٹے تک بحث ہوئی۔ اور اسمبلی کا اجلاس رات کے بارہ بجے تک جاری رہا۔ بحث کے دوران روسی مندوب نے

۲ کوشش کی کہ رائے شماری صرف اسرائیلی انخلاء سے متعلق قرارداد پر کی جائے۔ اور فوجیں متعین کرنے سے متعلق قرارداد ملتوی کر دی جائے۔ لیکن یہ کوشش ناکام رہی۔ انخلاء سے متعلق قرارداد کی مخالفت صرف فرانس اور اسرائیل نے کی۔

اردن میں کمیونزم کے بڑھتے ہوئے اثر کو ختم کر دینے کا فیصلہ

وزیر اعظم سلیمان نابلوسی کے نام شاہ حسین کا خصوصی پیغام

عمان ۴ فروری۔ اردن کے شاہ حسین نے اپنے وزیر اعظم سلیمان نابلوسی کو عرب قومیت کے روپ میں کمیونزم کے بڑھتے ہوئے اثر سے خبردار کیا ہے۔ کل انہوں نے وزیر اعظم کے نام ایک خصوصی پیغام ارسال کیا جس میں ان کو اور ان کی کابینہ کو ہدایت کی گئی ہے۔ کہ وہ اردن میں کمیونسٹ پروپیگنڈے کو یکسر نابود کرنے کے لئے ملکی قوانین کے تحت ضروری قدم اٹھائیں۔ پیغام میں کہا گیا ہے۔ کہ بعض اصول اور نظریات جو ہمارے اپنے اصولوں اور نظریات کے منافی ہیں۔ ہمارے ملک میں اثر و نفوذ حاصل کر رہے ہیں۔ اگر ان کے بڑھتے ہوئے اثر کو جلد نہ روکا گیا۔ تو ایک مادی نظریۂ حیات غالب آکر عرب اصولوں کو یکسر ختم کر دیگا۔ اور عرب ملک موجودہ سامراج کی بجائے ایک نئے سامراج کے چنگل میں پھنس جائینگے

دنیائے عرب یہ کبھی فراموش نہیں کر سکتی۔ کہ مشرقی بلاک نے ہمارے ملک کا ایک حصہ ہم سے چھین لینے میں ہمارے دشمن کی مدد کی ہے۔ اور صیہونیت کو روس اور اس کے ساتھی ملکوں کی وجہ سے بہت تقویت پہونچی ہے۔ ہم ہر اس شخص اور طاقت کے خلاف اپنی جدوجہد جاری رکھیں گے۔ جو ہم کو ہمارے عقائد اور نظریات سے برگشتہ کرنا چاہتی ہے۔

نہر سویز کی آخری رکاوٹ

قاہرہ ۴ فروری۔ با اختیار ذرائع نے کل یہاں بتایا ہے کہ اب نہر سویز میں صرف ایک ایسی رکاوٹ باقی ہے۔ جسے دور کرنے کے بعد نہر میں دس ہزار ٹن وزنی جہازوں کی آمد و رفت ممکن ہو جائے گی۔ یہ رکاوٹ "ریڈ گرونیٹ" نامی ایک جہاز ہے۔ جو اسمٰعیلیہ کے قریب ڈوبا ہوا ہے۔ توقع ہے کہ اقوام متحدہ کا عملہ اس جہاز کو چند دنوں تک نہر سے باہر نکال لے گا۔

فضل عمر ہوسٹل یونین کی طرف سے سالانہ ضیافت کا اہتمام

ربوہ ۳ فروری۔ کل شام فضل عمر ہوسٹل یونین نے سالانہ ضیافت کا اہتمام کیا جس میں تعلیم الاسلام کالج کے طلباء و اساتذہ کے علاوہ متعدد بزرگان سلسلہ و احباب نے بھی شرکت فرمائی۔ اس موقعہ پر کالج کے بعض طلباء نے اردو اور پنجابی میں نظمیں سنائیں۔ اور بعض نے تفنن طبع کے لئے بعض لطائف پیش کئے۔ پروگرام خاصہ دلچسپ رہا۔ بعد ازاں ہوسٹل کی کھیلوں اور صفائی وغیرہ کے مقابلوں میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والے طلباء کو انعامات دیئے گئے۔

انعامات تقسیم کرنے کی رسم سیدنا ولی اللہ شاہ صاحب نے ادا فرمائی۔ اور منصفی کے فرائض صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب اور مکرم میاں غلام محمد صاحب اختر نے سرانجام دیئے۔

بھارتی فضائیہ کے لئے بمبار طیارے

لنڈن ۳ فروری۔ بھارتی حکومت نے ۶۶ کینبرا بمبار طیاروں کے لئے برطانیہ کو آرڈر دیا ہے۔ اس سلسلہ میں پچھلے ہفتے "انگلش الیکٹریکل کمپنی کے ساتھ ایک معاہدے پر دستخط ہوئے ہیں۔ بمباروں کے لئے گزشتہ تین سال سے گفت و شنید کا سلسلہ جاری تھا۔

ایک اور اطلاع کے مطابق بھارت اور برطانیہ میں ایک معاہدہ ہوا ہے۔ جس کے مطابق برطانیہ بھارتی بیڑہ کے لئے طیارہ بردار جہاز مہیا کرے گا۔ جس کی مالیت دس کروڑ روپے ہوگی۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی-اے-ایل ایل-بی

خطبہ جمعہ

دعا کرو کہ نیا سال ہمارے لئے گزشتہ سال سے بہت زیادہ بابرکت ثابت ہو

چاہیئے کہ جوں جوں اللہ تعالیٰ کے انعامات تم پر زیادہ ہوں تم انکسار اور انابت الی اللہ میں بڑھتے چلے جاؤ

میری صحت کے لئے بھی دعا کرو تا مجھے کام کی توفیق ملے اور ہم دنیا کے گوشے گوشے میں قرآن کریم کو پھیلا سکیں

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۴ جنوری ۱۹۵۷ء — بمقام ربوہ

یہ خطبہ صیغہ زود نویسی اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔ خاکسار۔ محمد یعقوب مولوی فاضل انچارج شعبہ زود نویسی

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

گزشتہ سال

جلسہ سالانہ کے دو رنگ میں واقعات کا ظہور ہوا۔ ایک تو جماعت میں منافقت کا فتنہ اٹھا۔ اور دوسرے جماعت کی ترقی کے خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت سے سامان پیدا ہوئے۔ چنانچہ جماعت کئی نئے ملکوں میں بڑھی ہے۔ اور کئی پرانے ملکوں میں پھیلی ہے۔ پاکستان میں بھی جماعت پھیلی ہے۔ ہندوستان میں بھی پھیلی ہے۔ اور پھر ہندوستان اور پاکستان سے باہر بھی کئی علاقوں میں جماعت کے پھیلنے کے سامان پیدا ہوئے ہیں۔ ڈچ گی آنا میں نئی جماعت قائم ہوئی ہے۔ اسی طرح جرمنی میں نئے احمدی ہوئے ہیں۔ پس جہاں جماعت میں ارتداد کا فتنہ پیدا ہوا۔ وہاں اس کے جواب میں جماعت کے لئے کامیابی کے نئے راستے بھی کھلے ہیں۔

آج یہ جمعہ

نئے سال کا پہلا جمعہ ہے

۲۸ دسمبر کو جو جمعہ آیا تھا وہ پچھلے سال کا آخری جمعہ تھا۔ اور یہ ۱۹۵۷ء کا پہلا جمعہ ہے۔ میں جماعت سے کہتا ہوں کہ وہ خصوصیت سے دعائیں مانگے۔ کہ خدا کرے یہ سال ہمارے لئے برکتیں اور رحمتیں تو اس سے بھی زیادہ لائے۔ جو گزشتہ سال ہمیں ملیں۔ لیکن فتنوں کے سلسلہ کو ختم کر دے۔ اور اسے یکسر مٹا دے کیونکہ برکتیں تو بہرحال برکتیں ہیں۔ اور ان کا ہمیں شکریہ ادا کرنا چاہیئے۔ لیکن اگر اس میں ابتلاء آ جائیں تو وہ ایسا ہی ہوتا ہے۔ جیسے شہد میں کوئی کڑوی چیز ملا دی جائے۔ بے شک شہد میٹھی چیز ہے۔ اور اس کا کوئی انکار نہیں کر سکتا۔ لیکن اس کا بھی انکار نہیں کیا جا سکتا۔ کہ اس میں کڑوی چیز مل جائے۔ تو اس کا ذائقہ خراب ہو جاتا ہے۔ پس

دوست دعا کریں

کہ نیا سال ہمارے لئے گزشتہ سال سے بہت زیادہ بابرکت ہو۔ اور اس سال گزشتہ سال سے بیسیوں نہیں سینکڑوں گنا زیادہ ترقی کے سامان جماعت کے لئے پیدا ہوں۔ اور فتنہ قطعی طور پر مٹ جائے۔ کیونکہ فتنہ چاہے کتنا ہی چھوٹا ہو۔ اسے کم نہیں کہا جا سکتا۔ برکتوں کے لئے ہم کہہ سکتے ہیں۔ کہ وہ سینکڑوں نہیں ہزاروں گنا زیادہ ہو جائیں۔ لیکن فتنہ کے لئے ہم نہیں کہہ سکتے۔ کہ وہ سینکڑوں گنا کم ہے۔ کیونکہ فتنہ بہرحال فتنہ ہی ہے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے نصیحت فرمائی ہے۔ کہ کبھی اپنے لئے امتحان نہ مانگو۔ کیونکہ امتحان چاہے کتنا کم ہو۔ وہ خطرناک ہی ہوتا ہے۔ پس دوست دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ موجودہ فتنہ کو یکسر مٹا دے۔ اور اس سال خفیف سے خفیف فتنہ بھی جماعت میں پیدا نہ ہو۔ لیکن برکات گزشتہ سال سے سینکڑوں نہیں ہزاروں گنا زیادہ ہوں۔ تاکہ اللہ تعالیٰ کے انعامات سے بہرہ ور ہونے کا ہمیں اور بھی موقعہ ملے۔

پھر

یہ بھی دعا کریں

کہ خدا تعالیٰ کے انعامات بڑھنے کے ساتھ ساتھ ہم سرکش نہ ہوں۔ بلکہ جتنا بھی ہم بڑھیں اور ترقی کریں اتنا ہی ہم میں انکسار اور انابت الی اللہ زیادہ ہو۔ اور اللہ تعالیٰ کے احسانات کو دیکھ کر ہم متکبر نہ ہوں۔ اور یہ نہ کہیں کہ یہ ہمارا کام ہے۔ بلکہ جتنا جتنا خدا کا فضل ہم پر نازل ہو اتنا ہی ہمیں یقین ہو۔ کہ ہم ناکارہ اور بے بس ہیں۔ جو کچھ ہمیں ملا ہے۔ یہ محض خدا تعالیٰ کے فضل کے نتیجہ میں ملا ہے۔ اور جتنا زیادہ فضل ہم پر نازل ہو۔ اتنا ہی زیادہ ہم خدا تعالیٰ کا شکریہ ادا کرنے والے ہوں۔

سردی کے یکدم بڑھ جانے کی وجہ سے مجھے

شدید نزلہ کی تکلیف

ہو گئی ہے۔ گلا بیٹھ گیا ہے۔ اور ناک سے بھی پانی آتا ہے۔ اس لئے میں خطبہ جمعہ کو مختصر کرتا ہوں۔ تا ایسا نہ ہو۔ کہ تکلیف زیادہ ہو جائے۔ جوانی کے زمانہ میں بھی سردی کے نتیجہ میں مجھے نزلہ اور کھانسی کی تکلیف ہو جاتی تھی۔ اس سال سردی شروع ہونے کے بعد تو مجھے نزلہ کی تکلیف نہیں ہوئی۔ لیکن کل عصر کے بعد یکدم نزلہ کی تکلیف ہو گئی۔ اور ناک سے پانی اس قدر بہنے لگا۔ کہ دوا لگانے کے دو تین سیکنڈ بعد پھر وہی حالت ہو جاتی تھی۔ اس لئے بیماری کے لمبا ہو جانے کے خیال سے میں بات زیادہ لمبی نہیں کرتا۔ احباب دعا کریں کہ

خدا تعالیٰ مجھے صحت دے

اور پھر کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ ابھی قرآن کریم کا بہت سا کام پڑا ہے۔ اور اسے ختم کرنا ہے۔ خدا کرے سردی ختم ہو۔ تو یہ کام دوبارہ شروع کیا جائے اور اللہ تعالیٰ توفیق دے۔ کہ قرآن کریم کو ہم دنیا کے گوشہ گوشہ میں پھیلا سکیں۔ ابھی دنیا کی سینکڑوں زبانیں ایسی ہیں۔ جن میں ہم نے قرآن کریم کا ترجمہ کرنا ہے۔ یہ ترجمہ میں نے تو نہیں کرنا۔ کیونکہ میں وہ زبانیں نہیں جانتا۔ ترجمہ دوسرے لوگوں نے کرنا ہے۔ ہاں میں نے اس کام کی نگرانی کرنی ہے اور نگرانی کا کام میں خدا تعالیٰ کے فضل سے کر سکتا ہوں۔ ابھی تک دنیا کی صرف تیرہ زبانوں میں قرآن کریم کا ترجمہ ہوا ہے اور دنیا کی ۱۳۰۰ زبانیں ہیں۔ گویا ابھی سو گنا کام پڑا ہے۔ جو ہم نے کرنا ہے۔ اور ۱۲۸۷ زبانیں ایسی ہیں۔ جن میں ہم نے

قرآن کریم کا ترجمہ

کرنا ہے۔ کیونکہ قرآن کریم تمام انسانوں کے لئے نازل ہوا ہے۔ اور دنیا کا کوئی فرد ایسا نہیں جسے قرآن کریم مخاطب نہیں کرتا۔ اس لئے دنیا کا کوئی فرد ایسا نہیں ہونا چاہیئے۔ جس کی پہنچ تک ہم قرآن کریم نہ پہنچا سکیں۔ اور اس کی زبان میں اس کا ترجمہ نہ کر دیں۔ تاکہ کوئی فرد یہ نہ کہہ سکے کہ اے اللہ تو نے مجھے فلاں زبان بولنے والے لوگوں میں پیدا کیا تھا۔ اور

قرآن کریم عربی زبان میں ہے

پھر میں قرآن کریم کس سے سیکھتا۔ میں سمجھتا ہوں۔ یہ بھی مسلمانوں کے لئے ایک امتحان تھا۔ کہ قرآن کریم عربی زبان میں نازل ہوا۔ تا کہ اللہ تعالیٰ دیکھے۔ کہ وہ اسے ہر جگہ پہنچاتے ہیں یا نہیں۔ لیکن بدقسمتی سے مسلمانوں نے یہ کہنا شروع کر دیا۔ کہ قرآن کریم کا ترجمہ کرنا کفر ہے۔ گویا دوسرے لفظوں میں اس کا یہ مطلب تھا۔ کہ ہر جگہ پر قرآن کریم کا پہنچانا کفر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے

یہ کام ہمارے لئے محفوظ رکھا تھا

چنانچہ اس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے طفیل ہمیں سمجھ دی۔ کہ قرآن کریم کا ترجمہ کرنا کفر نہیں بلکہ ضروری ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قرآن کریم کا بالاستیعاب ترجمہ تو نہیں کیا۔ آپؑ کے زمانہ میں بعض احمدیوں نے ترجمہ کیا ہے۔ ہاں آپ نے اپنی کتابوں میں اس کی اتنی آیتوں کا ترجمہ کر دیا ہے۔ کہ وہ قرآن کریم کا قریباً نصف ہو جاتا ہے۔ بعض آیتوں کا آپ نے ترجمہ کر دیا ہے۔ اور بعض کا مفہوم بیان کر دیا ہے۔ مخالفین نے آپؑ پر جو اعتراضات کئے ہیں۔ ان میں سے ایک یہ بھی ہے۔ کہ آپ قرآن کریم کی مختلف آیات کو ایک جگہ جوڑ کر مضمون بیان کر دیتے ہیں حالانکہ

قرآن کریم کے احکام

متفرق مقامات میں درج ہیں۔ اور اگر ان کو جوڑا نہ جائے۔ تو انہیں سمجھا نہیں جا سکتا۔ پرانے لوگ اس بات کو سمجھتے تھے۔ چنانچہ ریاض الصالحین کے مصنف اپنی کتاب میں جو احادیث جمع کرتے ہیں۔ تو ان کے ساتھ وہ قرآن کریم کی آیات بھی لاتے ہیں۔ لیکن ریاض الصالحین کے مصنف نے ایک چھوٹا کام کیا ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان آیات کو اتنا جمع کیا ہے۔ کہ آپ کی کتابیں پڑھنے سے یوں معلوم ہوتا ہے۔ کہ گویا وہ ایک سلک ہیں۔ جن میں تمام آیات کو پرو دیا گیا ہے۔ بہر حال قرآن کریم کا

بہت بڑا کام ابھی باقی ہے

خدا تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق دے۔ کہ ہم اس میں سے زیادہ حصہ پورا کر دیں۔ اور آئندہ بھی وہ ہمیں توفیق دیتا چلا جائے۔ تا کہ دنیا کی کوئی زبان ایسی نہ رہے۔ جس میں قرآن کریم کا ترجمہ نہ ہو۔ اور دنیا کا کوئی فرد ایسا نہ رہے۔ جو اپنی زبان میں قرآن کریم نہ پڑھ سکے۔ آج ہی میں اخبار پڑھ رہا تھا۔ کہ اس میں میں نے پڑھا۔

کہ ایک روسی مستشرق نے ایک کتاب لکھی ہے۔ جس میں اس نے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ کہ قرآن کریم رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے زمانہ کا نہیں۔ بلکہ اسے نعوذ باللہ خلفاء کے زمانہ میں تصنیف کیا گیا تھا۔ اور یہ کہ قرآن کریم محض فرسودہ داستانوں کا مجموعہ ہے۔ پھر اس مصنف نے لکھا ہے۔ کہ "قرآن کریم کے متعلق جو یہ کہا جاتا ہے۔ کہ یہ فوق البشر کلام ہے۔ اور اسی طرح

تقدس کا نظریہ

پیدا کیا گیا ہے۔ یہ سائنسی معلومات کی راہ میں حائل ہے۔ اور قرآن کریم ترقی کے منافی ہے۔ حقیقت میں قرآن کریم بنیادی طور پر ان پرانی داستانوں کا مجموعہ ہے۔ جو بائیبل اور دوسری مقدس کتابوں میں شامل تھیں"۔ اگر اس مصنف تک ہماری تفسیر پہنچ جائے۔ تو اس کی آنکھیں کھل جائیں۔

ایک ترک پروفیسر

نے مجھے لکھا ہے۔ کہ آپ دنیا کے سامنے جو پیغام پیش کر رہے ہیں۔ وہ آپ کی تصنیف دیباچہ انگریزی ترجمۃ القرآن کے ذریعہ مجھ تک پہنچا ہے۔ یہ دیباچہ ایک نہایت عالمانہ کتاب ہے۔ جو خاص خدائی تائید کے ماتحت لکھی گئی ہے۔ اس کا مطالعہ بہت سے امور کے متعلق میرے شبہات دور کرنے کا موجب ہوا ہے۔ پھر ایک اور پروفیسر کو دیباچہ انگریزی ترجمۃ القرآن دیا گیا تو وہ اسے گھر لے گیا۔ اور اسے پڑھنے کے بعد کہنے لگا۔ میں آج سے پھر مسلمان ہوا ہوں۔ میں اگرچہ مسلمان تھا۔ مگر مجھے اسلام پر پورا یقین نہیں تھا۔ اب میں اس کتاب کو پڑھ کر دوبارہ مسلمان ہوا ہوں۔ اور کیا تعجب ہے۔ کہ لاکھوں نہیں کروڑوں آدمی ایسے ہوں۔ جو ترجمہ پڑھ کر دوبارہ مسلمان ہوں۔

میری ایک خواب ہے

جو الفضل میں چھپ چکی ہے۔ اس میں میں نے دیکھا۔ کہ میں ترکی سے روس کی طرف گیا ہوں۔ پس کوئی تعجب نہیں۔ کہ اگر ہم روسی زبان میں قرآن کریم کا ترجمہ کریں۔ تو ترکی سے ایسا رستہ نکل جائے۔ جس کے ذریعہ وہ روس میں پہنچ جائے۔ پھر میں نے اسی خواب میں دیکھا۔ کہ جہاں میں گیا ہوں۔ وہاں کچھ جھونپڑیاں ہیں۔ جن کی پھوس کی دیواریں اور پھوس کی چھتیں ہیں۔ اور ان میں غریب لوگ رہتے ہیں۔ ممکن ہے۔

ہمارا ترجمۃ القرآن پہلے روس کے غریب خاندانوں میں پھیلے۔ اور وہ اس سے فائدہ اٹھائیں۔ پھر اس خواب میں ان لوگوں سے میں نے حالات دریافت کرنے شروع کئے۔ اور اس طرح مذہب کی باتیں شروع ہو گئیں۔ تو ان میں سے ایک شخص نے میرے سوالات کا جواب دینا شروع کیا۔ اور مجھے بتایا۔ کہ ہم چند لوگ احمدی ہیں۔ (مفصل خواب الفضل ۲۷ اپریل ۱۹۴۵ء میں چھپی ہوئی ہے) پس کوئی تعجب نہیں کہ ہمارے ذریعہ

روس میں قرآن کریم پھیلے

اور ہم ان لوگوں کے خیالات کی اصلاح کریں۔ عیسائیت انہیں خدا تعالیٰ سے وابستہ نہیں رکھ سکی۔ لیکن اب اسلام یہ کام کرے گا۔ اور انہیں خدا تعالیٰ کی طرف لے آئے گا۔ آج کل روسی ۲۲ کروڑ ہیں۔ اگر وہ ہمیں مل گئے۔ تو چین کے پچاس کروڑ باشندے بھی کہیں نہیں جا سکتے۔ اور اگر یہ دونوں ملک اسلام میں آ جائیں۔ تو ہندوستان کا ۴۵ کروڑ آدمی بھی کہیں نہیں جاتا۔ یہ سارے مل کر ایک ارب ۱۷ کروڑ بن جاتے ہیں۔ پھر ۸ کروڑ پاکستانی ملا لیں۔ اور ۱۸ کروڑ امریکن آ جائیں۔ تو یہ ایک ارب تینتالیس کروڑ بن جاتے ہیں۔ پھر یورپ کے ۳۰ کروڑ باشندے آ جائیں۔ تو یہ ایک ارب ۷۳ کروڑ بن جاتے ہیں۔ پھر چالیس کروڑ باشندے افریقہ کے ملا لئے جائیں۔ تو یہ دو ارب تیرہ کروڑ بن جاتے ہیں۔ اور پھر اس میں انڈونیشیا اور بعض دوسرے علاقوں کے آدمی ملا لئے

جائیں۔ تو یہ دو ارب پچاس کروڑ بن جاتے ہیں۔ اور یہ تقریباً دنیا کی کل آبادی کے برابر ہو جاتے ہیں۔ اور وہی بات ہو جاتی ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیان فرمائی ہے۔ کہ ۳۰۰ سال کے اندر میری جماعت اس قدر بڑھ جائے گی۔ کہ

دوسری اقوام کی حیثیت

اس کے سامنے بالکل ادنیٰ اقوام کی سی ہو جائے گی۔ اور شاید اس خبر میں بھی اسی طرف اشارہ ہے۔ کہ اس زمانہ میں بڑے چھوٹے کئے جائیں گے۔ اور چھوٹے بڑے کئے جائیں گے۔ جماعت احمدیہ جو تعداد میں آج کل تھوڑی ہے۔ ایک دن آنے والا ہے۔ کہ یہ چند لاکھ سے چند ارب ہو جائیگی۔ اور باقی اقوام جو کروڑوں کی تعداد میں ہیں۔ وہ کروڑوں سے چند لاکھ بن جائیں گی۔ اور اس طرح بڑے چھوٹے اور

چھوٹے بڑے کئے جائیں گے

خطبہ ثانیہ کے بعد فرمایا:۔

نماز کے بعد میں ایک جنازہ پڑھاؤں گا۔ جو باہر پڑا ہے۔ یہ جنازہ چودھری محمد عبد اللہ صاحب کنزی سندھ کا ہے۔ جو اس سال جلسہ پر ربوہ آئے تھے۔ ۲۹ دسمبر کو انہیں

نمونیہ ہو گیا

اور اسی مرض سے فوت ہو گئے۔ دوست میرے ساتھ نماز جنازہ میں شامل ہوں۔

جلسہ یوم المصلح الموعود

برادران! ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء سلسلہ احمدیہ کی تاریخ میں ایک زریں تاریخ ہے۔ اس دن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خدا تعالیٰ سے نہایت ہی واضح الفاظ میں وحی پا کر وہ عظیم الشان پیشگوئی فرمائی۔ جس کے ہم سب زندہ گواہ ہیں۔

چونکہ ۲۰ فروری قریب آ رہی ہے۔ سیکرٹری صاحبان اصلاح و ارشاد ابھی سے اس دن اپنے اپنے مقام پر یوم مصلح الموعود منانے کی تیاری شروع کر دیں۔ مناسب لٹریچر الشرکۃ الاسلامیہ ربوہ سے منگوا کر تقسیم کریں۔ اور تقاریر کے ذریعہ اپنوں اور دیگر احباب کو اس پیشگوئی کی سچائی سے واقف اور آگاہ کریں۔

(ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ)

جماعت احمدیہ سیلون کا ایک عظیم کارنامہ

سیلون کی سرکاری زبان سنہلی میں پہلے اسلامی اخبار کا اجراء

اہل سیلون کے نام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کا پیغام

(از مکرم مولوی محمد اسماعیل صاحب منیر انچارج سیلون مشن)

یہ خبر جماعت میں خوشی اور مسرت سے سنی جائے گی کہ کولمبو سے شائع ہونے والے ہمارے ماہوار اخبار "Message" کا اب سنہلی ایڈیشن بھی شائع ہونا شروع ہو گیا ہے سنہلی وہاں کی سرکاری زبان ہے اور اس میں شائع ہونے والا یہ پہلا اسلامی اخبار ہے۔ جس کو شائع کرنے کی سعادت جماعت احمدیہ کے حصہ میں آئی ہے۔ اگرچہ وہاں ۵ لاکھ کے قریب مسلمان ہیں۔ جو صدیوں سے وہاں آباد ہیں۔ تاہم اس زبان میں کوئی اسلامی اخبار موجود نہیں تھا۔ اور اس کی شدت سے کمی محسوس کی جا رہی تھی یہ امر ہمارے لئے خوشی اور ازدیاد ایمان کا موجب ہے کہ اس کمی کو پورا کرنے کی توفیق بھی اللہ تعالیٰ نے ہماری جماعت کو ہی عطا فرمائی۔ اخبار مذکور کے پہلے پرچہ میں وزیر اعظم سیلون اور وزیر تعلیم کے پیغامات بھی درج ہیں۔ علاوہ ازیں سنہلی زبان میں پہلے اسلامی اخبار کے اجراء پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اہل سیلون کے نام ایک خاص پیغام بھی ارسال فرمایا۔ جو پہلے پرچہ کے صفحہ اول پر شائع ہوا۔ حضور ایدہ اللہ کے ارسال فرمودہ پیغام کا ترجمہ درج ذیل ہے۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھو الناصر

سنہلی برادران۔ جماعت احمدیہ کا سنہلی زبان میں رسالہ نکل رہا ہے۔ میں آپ کو یاد دلانا چاہتا ہوں کہ سیلون کے ساتھ مسلمانوں کا تعلق آج کا نہیں بلکہ بہت پرانا ہے۔ کیمبرج ہسٹری آف انڈیا میں لکھا ہے۔ کہ سیلون کے بادشاہ نے حجاج کو جو امیہ خلافت کی طرف سے مشرقی صوبوں کا وائسرائے تھا۔ ان مسلمانوں کے یتامےٰ بھجوائے جو کہ سیلون کے بادشاہ کے علاقہ میں فوت ہوئے تھے اس میں یہ بھی لکھا ہے کہ ایک غیر مصدقہ روایت کے مطابق سیلون کا بادشاہ خود بھی مسلمان ہو گیا تھا۔ ہندوستان پر محمدؐ بن قاسم کے حملہ کی وجہ بھی یہی تھی کہ سیلون کے بادشاہ نے جو مسلمان یتمیٰ خلیفہ اسلام کو بھجوائے تھے۔ ان پر سندھ کے ساحل کے قریب کچھ ہندو ڈاکوؤں نے حملہ کر کے انہیں گرفتار کر لیا تھا۔ انہیں کے بچانے کے لئے محمد بن قاسم نے سندھ پر حملہ کیا تھا۔ اور یہی بنیاد عالم اسلام اور ہندوستان میں جنگ کی تھی۔ پس قدیم سیلون سے مسلمانوں کا تعلق ایک ہزار سال سے بھی زیادہ پرانا ہے۔ ہم اس تعلق کو زندہ کرنے کے لئے پھر اس ملک میں آئے ہیں اور امید کرتے ہیں کہ آپ لوگ بھی ہمارے مشن سے وہی سلوک کریں گے۔ جو کہ آٹھویں صدی عیسوی کے سیلونی بادشاہ نے مسلمانوں سے کیا تھا۔ خدا تعالیٰ آپ کے دلوں کو نور اور ہدایت کے لئے کھول دے تا جس طرح ہم قدیم زمانہ میں بھائی بھائی تھے۔ اس زمانہ میں بھی بھائی بھائی بن جائیں ۔۔ اور دوش بدوش کھڑے ہو کر ملک و ملّت کی حفاظت کا فرض ادا کر سکیں۔

خاکسار:۔

دستخط مرزا محمود احمد

خلیفۃ المسیح الثانی ۶/۱۲/۵۶

جماعت احمدیہ کی اڑتیسویں مجلس مشاورت

مورخہ ۲۱-۲۲-۲۳-۲۴ مارچ کو بمقام ربوہ منعقد ہو گی

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے اعلان کیا جاتا ہے کہ اڑتیسویں مجلس مشاورت کا اجلاس ۲۱-۲۲-۲۳-۲۴ امان ۱۳۳۶ھش مطابق ۲۱-۲۲-۲۳-۲۴ مارچ ۱۹۵۷ء بروز جمعرات جمعہ۔ ہفتہ اور اتوار بمقام ربوہ ہو گا۔ جماعت ہائے احمدیہ اپنے نمائندگان کا انتخاب کر کے اسماء دفتر ھذا میں بھجوا دیں۔

(سیکرٹری مجلس مشاورت)

درخواستہائے دعا

(۱) میری اہلیہ صاحبہ جو کہ ایک عرصہ سے بیماری دمہ میں مبتلا ہے۔ احباب جماعت اس بیمار کے لئے درد دل سے کامل شفا کے لئے اس قادر کریم کی بارگاہ میں دعا فرما دیں۔ اگر کسی بھائی کو اس بیماری کے مجرب علاج کا علم ہو تو مطلع فرما کر شکریہ کا موقع عنایت فرما دیں۔

(محمد ابراہیم احمدی حاجی پورہ سیالکوٹ)

(۲) میرے والد بزرگوار چوہدری حاکم دین آف شادیوال ضلع گجرات کافی عرصہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ کبھی کبھی حالت بڑی تشویشناک ہو جاتی ہے۔ احباب دعا فرمائیں۔

(تابعدار فضل الدین پسر چوہدری حاکم دین آف شادیوال ضلع گجرات)

مجالس انصاراللہ سے ضروری اپیل

(از محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب ایم اے (آکسن) نائب صدر انصاراللہ مرکزیہ ربوہ)

برادران جماعت۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ‘۔

اللہ تعالےٰ کا بے انتہا فضل اور اس کا احسان ہے۔ کہ اس نے انصاراللہ کی تنظیم میں برکت دی۔ اور اس کے جوال ہمت ممبران کو اس امر کی توفیق عطا فرمائی۔ کہ انہوں نے ہر قسم کی قربانی سے کام لیتے ہوئے ایک سال کے اندر اندر اپنے دفتر کی ایسی شاندار عمارت کھڑی کر دی۔ جو ہر دیکھنے والے کو زبانِ حال سے انصاراللہ کی زندگی ان کے جذبۂ ایثار اور ان کے تعاون باہمی کا ثبوت بہم پہنچا رہی ہے۔ اور بتا رہی ہے۔ کہ زندہ قومیں ہمیشہ اپنے مرکز سے وابستہ رہتیں اور اس کے قیام و استحکام کے لئے کسی قسم کی قربانی سے بھی دریغ نہیں کیا کرتیں۔ چنانچہ وہ احباب جنہیں گذشتہ سال انصاراللہ کے سالانہ اجتماع میں شمولیت کا فخر حاصل ہوا ہے۔ وہ ذاتی طور پر بھی جانتے ہیں۔ کہ ان کے لئے یہ امر کس قدر مسرت و انبساط کا موجب ہوا۔ کہ خدا تعالےٰ نے انہیں اپنے ہی دفتر کے وسیع میدان میں جلسہ منعقد کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ ان کی زبانیں خدا تعالیٰ کے اس احسان کے ذکر سے تر تھیں۔ اور ان کی پیشانیاں خدا تعالےٰ کے حضور سجدۂ شکر ادا کرنے کے لئے جھکی ہوئی تھیں۔ ایک پر کیف اور وجد آفرین روحانی فضا میں انہوں نے اپنے اوقات بسر کئے۔ اور وہ خدا تعالےٰ کی حمد و ثنا کرتے ہوئے اور پہلے سے بھی زیادہ قربانیوں پر آمادگی کا اظہار کرتے ہوئے اپنے اپنے گھروں کو روانہ ہوئے۔ بے شک جہاں تک خوشی اور مسرت کا سوال ہے۔ دفتر انصاراللہ کی تعمیر پر مجلس انصاراللہ کے ہر فرد کا خوش ہونا ایک طبعی امر ہے۔ لیکن اس خوشی کے زیادہ تر مستحق وہ مخلصین ہیں۔ جنہوں نے اس عمارت کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لئے سو سو روپیہ کے عطیہ جات پیش کئے۔ اور اس طرح ان کے عطایا جو ایک بیج کی شکل رکھتے تھے۔ ایک بلند و بالا عمارت کی شکل میں رونما ہو گئے۔ جو اس دنیا میں بھی ان کے نام کے بقا کا ایک ذریعہ ہوگی۔ اور آخرت میں اللہ تعالےٰ کی طرف سے ان کو جو ثواب ملے گا۔ اس کا تو اندازہ بھی اس دنیا میں نہیں لگایا جا سکتا۔ مگر جہاں مخلصین جماعت کا یہ تعاون انتہائی خوش آئند ہے۔ اور مجلس انصاراللہ ان کے اس جذبۂ ایثار کی قدر کرتے ہوئے انہیں جزاکم اللہ احسن الجزاء کہتی ہے۔ وہاں مجھے افسوس کے ساتھ یہ بھی کہنا پڑتا ہے۔ کہ ابھی انصاراللہ میں ایک طبقہ ایسا بھی ہے۔ جس نے ابھی تک اس نیک کام کی طرف توجہ نہیں کی۔ ایسے احباب سے درخواست ہے۔ کہ وہ ایسے کار خیر کی طرف فوری متوجہ ہوں۔ اور ایک مہینہ کے اندر اندر قیادتِ مال کو اس قابل بنا دیں۔ کہ وہ بڑے فخر سے یہ اعلان کر سکے کہ محض انصاراللہ کہنے والے افراد نے اپنے مرکزی دفتر کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لئے تمام ضروری اخراجات مہیا کر دیئے ہیں۔

آپ جانتے ہیں۔ کہ مہتم بالشان کام کا آغاز کر کے اسے انجام تک نہ پہنچانا پہلی کوششوں اور مساعی کو بھی ضائع کر دیتا ہے۔ اگر ایک عمارت کی چار دیواری تو موجود ہو۔ مگر چھت نہ ہو۔ تو ہر شخص سمجھ سکتا ہے۔ کہ اس کی دیواریں بھی زیادہ دیر تک سلامت نہیں رہ سکتیں۔ اسی طرح اگر چھت بھی ہو۔ لیکن فرش اور سیمنٹ وغیرہ کے لئے روپیہ نہ ہو۔ تب بھی عمارت خطرہ سے آزاد نہیں ہو سکتی۔ پس اب جبکہ انصاراللہ کے لئے ایک وسیع عمارت کا سنگِ بنیاد رکھا جا چکا ہے۔ اور ان بنیادوں پر ایک نامکمل عمارت بھی بن چکی ہے۔ اور اس عمارت کو پایۂ تکمیل تک پہنچانا نہایت ضروری ہے۔ ورنہ آپ لوگوں کی پہلی کوششوں کے بھی اکارت چلے جانے کا خطرہ ہے۔ پس میں اس تحریک کے ذریعہ تمام صاحب استطاعت احباب سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ وہ تھوڑی دیر کے لئے مخلی بالطبع ہو کر سوچیں۔ کہ کیا انہوں نے اس تحریک میں حصہ لیا ہے؟ اور اگر ابھی تک انہوں نے اس میں حصہ نہ لیا ہو۔ اور اللہ تعالیٰ نے انہیں اس امر کی توفیق عطا فرمائی ہو۔ کہ وہ صرف ایک سو روپیہ کا عطیہ پیش کر کے ایک دائمی ثواب میں حصہ لے سکیں۔ تو اپنی اولین فرصت میں اپنے گرانقدر وعدوں سے قیادت مال کو اطلاع دیں۔ اور اگر ہو سکے تو روپیہ بھی فوری طور پر بھجوانے کا انتظام کریں۔ اسی طرح وہ دوست جنہوں نے میری تحریک پر وعدہ تو کیا تھا۔ مگر ابھی تک انہوں نے اپنی رقوم نہیں بھجوائیں۔ ان کا بھی فرض ہے کہ وہ اپنے وعدوں کا جلد ایفا کریں۔ اب مزید التواء اور تاخیر ناقابل برداشت ہے۔ عمارت کا جلد مکمل ہونا ضروری ہے۔ اور اس کی تکمیل اسی صورت میں ہو سکتی ہے۔ کہ جب آپ لوگ اپنے وعدوں کو پورا کرنے کا فکر کریں۔

میں اس اعلان کے ذریعہ سیکرٹریانِ مال انصاراللہ کو اس امر کی طرف بھی توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ ایک ایک فرد کے پاس جائیں۔ اور دفتر انصاراللہ کی زیر تعمیر عمارت کی تکمیل کے لئے ان سے چندہ وصول کریں۔ مجلس شوریٰ انصاراللہ کے فیصلہ کے مطابق انصاراللہ کے ہر رکن سے اس غرض کے لئے ایک ایک روپیہ سالانہ چندہ لیا جانا ضروری ہے۔ اور اگر کوئی رکن اس سے زیادہ دینا چاہے۔ تو اس سے زیادہ لے لیا جائے۔ کیونکہ نیکی کی راہ میں اگر کوئی مسابقت اختیار کرنا چاہے۔ تو اسے کوئی شخص روکنے کا مجاز نہیں۔ بلکہ اس کی یہ نیکی کئی دوسروں کے لئے بھی آگے قدم بڑھانے کا محرک ہو سکتی ہے۔ بہر حال انصاراللہ مرکزیہ کے دفتر کی عمارت ابھی تکمیل کے لئے مزید اخراجات چاہتی ہے۔ جن کا فوری طور پر مہیا کیا جانا ضروری ہے۔ پس میں تمام انصاراللہ کے اراکین اور صاحب استطاعت احباب سے مخلصانہ تعاون کی اپیل کرتا ہوں۔ اور ان سے امید رکھتا ہوں۔ کہ وہ اپنے اخراجات میں کمی کر کے بھی سلسلہ کی اس اہم ضرورت کو پورا کریں گے۔ اور اس بارہ میں اسی روح مسابقت سے کام لیں گے۔ جو ہمیشہ سے ان کا طرۂ امتیاز چلی آ رہی ہے۔ اس وقت تو آپ سے ایک معمولی قربانی کا مطالبہ کیا جا رہا ہے۔ ہم نے خدا تعالیٰ اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دین کا نام بلند کرنے کے لئے بہت بڑی قربانیاں دینی ہیں۔ پس آپ سے درخواست ہے۔ کہ آپ اپنی ذمہ داریوں کو محسوس کرتے ہوئے آگے بڑھیں۔ اور وقت کی اس اہم ضرورت کو پورا کرنے کے لئے اپنے قدم اور بھی تیز کریں۔ کہ ہنوز منزل دور ہے۔ ہم ایک اولوالعزم موعود کے عہدِ زریں میں سے گذر رہے ہیں۔ اور ہم نے اپنی قربانیوں کے اَنْ مٹ نقوش زمانہ کی تاریخ پر ثبت کرنے ہیں۔ آئندہ آنے والی نسلیں آپ کے نمونہ کو ہی مشعل راہ بنائیں گی۔ اور آپ لوگوں کے نشانات قدم ہی ان کی رہنمائی کا موجب ہوں گے۔ پس آپ ان قربانیوں میں اولیت کا مقام حاصل کریں۔ اور مزید یاددہانیوں کا انتظار کئے بغیر قیادتِ مال کو اپنے وعدوں سے جلد تر اطلاع دیں۔ اور ماہوار رپورٹوں میں بھی التزاماً اس ذکر کو ملحوظ رکھیں۔ کہ مرکزی دفتر کی عمارت کی تکمیل کے لئے آپ لوگوں کی مساعی کے کیا نتائج رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے۔ کہ وہ آپ کا حامی و ناصر ہو۔ اور آپ کے اموال میں برکت دے۔ اور آپ کے ارادوں کو بلند کرے۔ اور آپ کی ہمتوں کو مضبوط بنائے۔ تاکہ جو عظیم الشان کام آپ کے سپرد ہوا ہے۔ اسے آپ باحسن وجوہ سرانجام دے سکیں۔ اور آپ کی تنظیم قیامت تک بنی نوع انسان کو برکات سے مالا مال کرتی رہے۔

واخر دعونا ان الحمد للہ رب العالمین

(خاکسار میرزا ناصر احمدؐ)

ایک نہایت مفید لیکچر

کل مورخہ ۵ فروری بروز منگل بوقت گیارہ بجے دن جامعۃ المبشرین کے ہال میں مکرم مرزا منظور احمدؐ صاحب ایم ایس سی پروفیسر گورنمنٹ کالج ایبٹ آباد "حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک رؤیا کے شاندار ظہور" پر تقریر فرمائیں گے جس میں بتایا جائے گا۔ کہ پاکستان کے قیام اور جناب قائد اعظم مرحوم کے سیاسی ارتقاء کی اللہ تعالیٰ کی طرف سے کس قدر واضح خبر دی گئی تھی۔ یہ مقالہ نہایت قیمتی ہے۔ احباب کو کثرت سے شمولیت کرنی چاہیئے۔

(پرنسپل جامعۃ المبشرین ربوہ)

زکوٰۃ کی ادائیگی
اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیۂ نفوس کرتی ہے

ایک غلط فہمی کا ازالہ

چندہ مرمت مقدس مقامات اور چندہ امداد درویشاں جداگانہ چندے ہیں

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی)

بعض دوستوں کو یہ غلطی لگ رہی ہے کہ وہ چندہ امداد درویشاں اور چندہ مرمت مقدس مقامات کو ایک ہی چندہ سمجھ رہے ہیں اور امداد درویشاں کی مد میں کچھ رقم دے کر سمجھتے ہیں کہ ہم چندہ مرمت مقدس مقامات کی ذمہ داری سے بھی سبکدوش ہو گئے ہیں۔ حالانکہ یہ دونوں چندے ایک دوسرے سے بالکل جداگانہ ہیں اور ان کے اغراض و مقاصد بھی ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔ چندہ امداد درویشاں جو ملکی تقسیم کے بعد سے رائج ہے درویشوں اور ان کے عزیز و اقارب کی امداد کے لئے ہے۔ لیکن چندہ مرمت مقدس مقامات قادیان کی مسجد مبارک اور مسجد اقصےٰ اور دار المسیح اور مقبرہ بہشتی اور دیگر مکانات کی مرمت کے لئے مخصوص ہے۔ جنہیں حالیہ بارشوں اور سیم کی وجہ سے کافی نقصان پہنچ چکا ہے اور ان کی فوری مرمت کی ضرورت ہے ورنہ مزید نقصان کا اندیشہ ہے۔ یہ چندہ بڑا اہم اور فوری نوعیت کا چندہ ہے۔ جس کی طرف دوستوں کو خاص توجہ کرنی چاہیئے۔

خاکسار مرزا بشیر احمد دفتر حفاظت مرکز ربوہ

انصار اللہ کا تعمیر فنڈ

زندہ قومیں اپنے مرکز کے استحکام کے لئے ہر وقت کوشاں رہتی ہیں۔ انصار اللہ ایک زندہ قوم کا ایک زندہ حصہ ہیں۔ اللہ تعالےٰ نے ان کو یہ توفیق عطا فرمائی ہے کہ انہوں نے اپنے محترم نائب صدر کی تحریک پر لبیک کہتے ہوئے نہایت قلیل عرصہ میں اس قدر فنڈز مہیا کر دیئے کہ ان کے مرکزی دفاتر کی عالیشان عمارت کھڑی ہو گئی۔ یہ عمارت ابھی تکمیل طلب ہے پس ہمت کیجئے اور اس قدر فنڈز جلد مہیا کر دیجئے جس سے یہ عمارت مکمل ہو سکے تا کہ مرکزی عہدیداران دوسرے مفید کاموں کی طرف توجہ کر سکیں۔

قائد مال انصار اللہ مرکزیہ ربوہ

خدام الاحمدیہ کے شایان شان کوشش

اپنے نجی کاموں کے لئے جانفشانی کون نہیں کرتا۔ خوبی اسی میں ہے کہ خدا تعالیٰ کی رضا کے لئے گہری سوچ و بچار اور عملی قدم کی ایسی راہیں پیدا کرنے کی کوشش کی جائے کہ خدام الاحمدیہ کی مالیات غیر معمولی طور پر مضبوط ہو جائیں۔ تا کہ ہماری راہ آسان ہو جائے اور منزل قریب سے قریب تر ہو جائے۔

مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

تقرر نائب امراء

مکرم ڈاکٹر محمد انور صاحب کو ۳۰ اپریل ۱۹۵۹ء نائب امیر جماعتہائے احمدیہ تحصیل جڑانوالہ ضلع لائل پور مقرر کیا جاتا ہے

اسی طرح خواجہ محمد امین صاحب کو تا ۳۰ اپریل ۱۹۵۹ء نائب امیر جماعتہائے احمدیہ تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ مقرر کیا جاتا ہے۔ احباب نوٹ فرمالیں۔

ناظر اعلیٰ

خدا کی توحید کا قیام

قرآن کریم سے ثابت ہے کہ خدا تعالےٰ کے مامورین و مرسلین دنیا میں خدا تعالےٰ کی توحید کے قیام کے لئے مبعوث کئے جاتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے ولقد بعثنا فی کل امۃ رسولاً ان اعبدوا اللہ واجتنبوا الطاغوت (نحل ع۵) کہ ہم نے ہر امت میں رسول بھیجے ہیں اور یہ حکم دیا تھا کہ اللہ تعالےٰ کی عبادت کرو اور شیطان سے بچو۔ اس سے ظاہر ہے کہ شیطان کے پھندے سے چھڑانے اور خدائے واحد کے پرستار بنانے کے لئے خدا تعالےٰ کے نبی اور رسول آتے ہیں۔ چنانچہ انبیاء علیہم السلام کی تاریخ بتاتی ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کے مرسلین نے ہر زمانہ میں تکلیف اور مصائب کو برداشت کیا۔ اور خدا تعالےٰ کی توحید کو قائم کیا۔ اور سب سے بڑھ کر توحید کے پھیلانے میں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے تکالیف برداشت کیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی رسالت پر ایک لمبا عرصہ گذرنے کی وجہ سے اسلامی توحید مٹ رہی تھی۔ اور مسلمان کہلانے والوں میں بھی نام کی توحید تھی۔ اس ضرورت کے لئے خدا تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا۔ اور آپ نے اعلان فرمایا کہ میں توحید کی غرض سے آیا ہوں۔ اور آپ نے سلسلہ احمدیہ کی بنیاد رکھی۔ آپ کی آواز میں خدا نے برکت دی۔ اس وقت لاکھوں دیندار لوگ سلسلہ احمدیہ میں شامل ہیں جو دین کو دنیا پر مقدم کرتے ہیں اور اسلامی توحید کے قیام میں تمام اطراف عالم میں تعاون سے کام کر رہے ہیں۔ خدا تعالےٰ نے آپ کو یہ الہام کیا تھا

"والذین آمنوا ولم یلبسوا ایمانھم بظلم اولٰئک لھم الامن وھم مھتدون" (تذکرہ ص۶۶۷)

کہ جو لوگ ایمان اختیار کرتے ہیں اور اپنے ایمان کے ساتھ ظلم یعنی شرک کی آمیزش نہیں رکھتے۔ ان کو امن دیا جائے گا اور خدا کے نزدیک وہ لوگ ہدایت یافتہ ہیں۔ اس وحی الٰہی میں سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہونے والے شخص کا پروگرام بتا دیا گیا ہے کہ وہ اسلامی توحید جو اسلام کا اصل الاصول ہے پابند ہوگا۔ اس کے نتیجہ میں اُسے امن دیا جائے گا۔ اور وہ ہدایت یافتہ جماعت میں شمار ہوگا

ناظر اصلاح و ارشاد

قربانی کرو تا تمہیں دائمی زندگی دی جائے

حضور فرماتے ہیں:۔ "دوستو بڑھو کہ تمہیں ترقی دی جائے گی۔ قربانی کرو کہ تمہیں دائمی زندگی عطا جائے گی۔ اپنے فرض کو پہچانو۔ کہ خدا تعالےٰ اس سے بڑھ کر اپنے فرض کو پہچانے گا اور جب وہ وقت آئے گا تو نہ صرف تمہارے گھر برکتوں سے بھر جائیں گے۔ بلکہ ہر وہ گوشت کا لوتھڑا جو تمہارے جسم سے نکلے گا اس کو بھی برکتوں کی چادر میں لپیٹ کر بھیجا جائے گا اور جو تمہارے ہمسائے میں رہے گا اس پر بھی برکتیں نازل ہوں گی۔ جو تم سے محبت کرے گا اس سے خدا تعالےٰ محبت کرے گا۔ اور جو تم سے دشمنی کرے گا اس سے خدا تعالےٰ دشمنی کرے گا"

خریداران الفرقان مطلع رہیں

رسالہ الفرقان ماہ فروری ربوہ سے ۵ فروری کو پوسٹ کر دیا جائے گا۔ انشاء اللہ اور ۷ فروری کو ان خریداران کے نام رسالہ وی پی کیا جائے گا جن کے ذمہ بقایا ہے یا جن کا چندہ فروری میں ختم ہو رہا ہے۔ ایسے تمام خریداران کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اپنا چندہ بہت جلد بذریعہ منی آرڈر روانہ فرمائیں۔ یا پھر وی پی وصول کر کے ادارہ سے تعاون فرمائیں۔ ایسے تمام خریداروں کو بذریعہ خط بھی اطلاع دی جا چکی ہے۔

مینیجر الفرقان ربوہ

درخواست دعا

میرے والد خانصاحب میاں محمد یوسف صاحب جو کہ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے پرائیویٹ سیکرٹری بھی رہے ہیں اور پرانے صحابی ہیں۔ چند دنوں سے دل کی تکلیف کی وجہ سے بیمار ہیں اور میو ہسپتال فیملی وارڈ نمبر ۳ میں داخل ہیں۔ احباب ان کی صحت کے لیے درد دل سے دعا فرمائیں۔

داؤد مسعود اباد لاہور

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کر سکے۔ (سیکرٹری دفتر بہشتی مقبرہ)

نمبر ۱۴۵۱۹ میں چوہدری محمد اسمٰعیل ولد چوہدری فضل الدین صاحب موصی قوم جٹ گل پیشہ زمینداری عمر ۵۵ سال پیدائشی احمدی ساکن دیہہ ۸ الکراح ڈاکخانہ سکرنڈ ضلع نواب شاہ صوبہ سندھ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴/۱۲/۵۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا ہوں۔ میری موجودہ زمین جو کہ ۲۷ ایکڑ ہے اور ۱۴ ایکڑ دیہہ نمبر ۲۱ دوہ ڈاکخانہ سکرنڈ ضلع نواب شاہ میں ہے۔ کل زمین ۴۱ ایکڑ ہے۔ جس کی قیمت کے لحاظ سے ۲۵۰/- روپے فی ایکڑ ہے۔ جس کی کل قیمت ۱۰۲۵۰/- روپے ہے۔ اور ایک گھوڑی جس کی قیمت ۴۰۰/- روپے ہے اور ۱۳۰۰/- روپیہ صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان میں جمع ہے۔ کل میزان ۱۱۹۵۰/- روپے میری کل جائیداد ہے۔ جس کا ۱/۱۰ حصہ کے حساب سے ۱۱۹۵/- روپے ہوتا ہے۔ میں اس جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد اور پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ہو گی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہو گی۔

العبد: چوہدری محمد اسمٰعیل۔ نشان انگوٹھا۔
گواہ شد: نذیر احمد موصی جماعت دیہہ نمبر ۲۱ دوہ ڈاکخانہ سکرنڈ ضلع نواب شاہ سندھ
گواہ شد: بقلم خود محمد شفیع موصی ولد فضل الدین گل موصی بمقام خاص ۲۱ چک ڈاکخانہ سکرنڈ ضلع نوابشاہ سندھ

نمبر ۱۴۵۱۷ میں احمد الدین ولد ماسٹر عبد الرحمٰن صاحب مرحوم قوم چوہان پیشہ ملازمت عمر ۴۵ سال پیدائشی احمدی ساکن گوجرانوالہ حال کھیوڑہ ضلع جہلم ڈاکخانہ خاص ضلع گوجرانوالہ صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶ دسمبر ۱۹۵۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت حسب ذیل جائیداد ہے: ایک مکان واقعہ گلی کرم داد گوجرانوالہ شہر قیمتی ۱۴۰۰۰/- اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس جائیداد پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ لیکن میرا گزارہ اس جائیداد پر نہیں بلکہ ماہوار آمد بصورت ملازمت ۱۴۵/- روپے علاوہ الاونس ہے۔ اس وقت الاونس کی مقدار ماہوار ۷۶/- روپے ہے۔ میں تازیست اس ماہوار آمد کے ۱/۱۰ حصہ کو بھی ماہ بماہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ کمی بیشی کی اطلاع دفتر کو دیتا رہوں گا۔ نیز میرے مرنے کے بعد جو میرا ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ پر یہ وصیت حاوی ہو گی۔ موجودہ جائیداد کا اپنی زندگی میں ۱/۱۰ حصہ ادا کرنے پر ترکہ سے اس کی مالیت وضع تصور ہو گی۔ ربنا تقبل منا

العبد: احقر احمد الدین ہیڈ سٹور کیپر سوڈا کمپنی کھیوڑہ ضلع جہلم
گواہ شد: محمد ابراہیم انسپکٹر دفتر وصیت ربوہ
گواہ شد: محمد اسمٰعیل آبادی حاکم رائے گلی کرم داد گوجرانوالہ

نمبر ۱۴۵۱۶ میں مولوی اللہ دتا ولد وزیر صاحب قوم سلہریا پیشہ زمینداری عمر ۶۸ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۲ء ساکن داعیوالہ ڈاکخانہ رعیہ ضلع سیالکوٹ صوبہ پنجاب

بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹/۱۲/۵۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد اس وقت سات بیگہ زمین واقع موضع داعیوالہ سیداں مالیتی ۱۴۰۰/- روپے ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ میری وفات کے وقت اگر کوئی مزید جائیداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔

العبد: نشان انگوٹھا مولوی اللہ دتا۔
گواہ شد: نور احمد بقلم خود ولد قطب دین ساکن باکھا نوالہ
گواہ شد: نشان انگوٹھا میاں قطب الدین سیکرٹری مال ساکن باکھا نوالہ

درخواست دعا

میری ہمشیرہ صاحبہ کیمبل پور میں بعارضہ نمونیہ سخت علیل ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین
مرزا عبد السمیع ڈپٹی ویلفیئر آفیسر شیخوپورہ

نمبر ۱۴۵۱۴ میں محمد بی بی زوجہ چوہدری دین محمد قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۵۲ء ساکن کوٹ متاب خان ڈاکخانہ خاص ضلع لاہور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴/۱۲/۵۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ کڑے زری ۱۲ تولے مالیتی ۱۴۰۴/- روپے کانٹے زری ۲ تولے مالیتی ۲۲۴/- روپے زر مہر واجب الوصول بصورت نقد ۸۰۰/- روپے نقد ۱۰۰۰/- روپے میزان ۳۲۶۸/- روپے اس جائیداد میں سے میں ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتی ہوں جس کی رقم مبلغ ۳۳۶/۱۳ بنتی ہے جو کہ میں تا دم وصیت کے ہمراہ ادا کر رہی ہوں علاوہ ازیں اگر بوقت وفات کوئی مزید جائیداد ثابت ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔

الامۃ: بقلم خود محمد بی بی
گواہ شد: ملک بہادل شیر پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ کوٹ رحمت خان
گواہ شد: مختار احمد سیکرٹری امور عامہ جماعت احمدیہ کراچی

نمبر ۱۴۵۱۲ میں نذیر بیگم زوجہ رحمت علی صاحب قوم گجر پیشہ خانہ داری عمر ۴۴ سال تقریباً تاریخ بیعت ۲۷ دسمبر ۱۹۳۲ء ساکن دوھودیہ ڈاکخانہ خاص ضلع گجرات صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹/۱۲/۵۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ اس وقت میری حسب ذیل جائیداد ہے۔ کانٹا سونا ایک جوڑا ۱۳ ماشہ، انگوٹھی قیمت تقریباً ۴۰/- روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں مہر مبلغ ۳۲/- روپے تھا جو خاوند سے وصول کر چکی ہوں۔ اس کے علاوہ اگر کوئی میری آمدن ہو گی تو اس کا ۱/۱۰ حصہ صدر انجمن احمدیہ کو ادا کروں گی نیز میرے مرنے کے بعد اگر کوئی جائیداد ثابت ہو تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ ربوہ مالک ہو گی

الامۃ: نشان انگوٹھا نذیر بیگم
گواہ شد: رحمت علی خاوند موصیہ سکنہ دوھودیہ ضلع گجرات
گواہ شد: عبد الحکیم شاہد ربوہ

نمبر ۱۴۵۱۱ میں بشریٰ بنت شیخ سلیم ربانی مرحوم زوجہ محمد ظفر اللہ خان عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ڈاکخانہ خاص ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳/۱۲/۵۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائیداد غیر منقولہ کوئی نہیں منقولہ جائیداد بصورت زیورات و پارچات بقیمت اندازاً چار ہزار روپیہ ہے میں اپنا حق مہر اپنے خاوند سے تمام و کمال وصول کر چکی ہوں۔ میری ماہوار آمد میرا جیب خرچ ہے۔ جس کی موجودہ رقم ڈیڑھ صد روپیہ (سکہ ہولینڈیہ) ہے میں اقرار کرتی ہوں کہ اس کا ۱/۱۰ حصہ ماہوار صدر انجمن احمدیہ پاکستان کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری وفات کے وقت جو جائیداد میری ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی جائیداد صدر انجمن احمدیہ کو بمد وصیت دیدوں یا سپرد کر دوں تو وہ جائیداد حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔

الموصیہ: بشریٰ زوجہ ظفر اللہ خان
گواہ شد: ظفر اللہ خان خاوند موصیہ ربوہ ۲۳/۱۲/۵۶
گواہ شد: جلال الدین شمس ربوہ

نمبر ۱۴۵۱۰ میں مبارکہ بانو نیّر بنت مولانا الحاج عبد الرحیم صاحب نیّر زوجہ افتخار احمد سہروردی قوم سید جلال بخاری پیشہ معلمی عمر ۲۷ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان حال مقیم کراچی۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹ دسمبر ۵۶ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ اس وقت میری موجودہ جائیداد کوئی نہیں۔ سوائے چند زیورات کے جو درج ذیل ہیں

اوّل: چوڑیاں طلائی ۸ عدد۔ ٹاپس ایک جوڑا۔ لاکٹ ایک عدد اور ان سب کی قیمت تخمیناً ایک ہزار روپیہ ہے میں اپنی اس ملکیت کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں اور ان شاء اللہ یہ دسواں حصہ اپنی زندگی میں ادا کر دوں گی۔ دوم: میری ذاتی آمد از ملازمت محکمہ تعلیم مبلغ ۱۶۰/- روپے ماہانہ ہے۔ اس کا دسواں حصہ ۱۶/- روپے ماہوار باقاعدہ تا ملازمت ادا کرتی رہوں گی۔ نیز اگر میں وقتاً فوقتاً کوئی رقم بھی ادا کر سکوں تو وہ بھی اس حساب میں محسوب فرمائی جائے۔ سوم: میرا مہر مبلغ گیارہ ہزار روپیہ تھا۔ جو میں اپنے شوہر سے کلیتہً وصول کر چکی ہوں اور اس نازک دور میں اپنے حالات کے تحت جملہ صرف کر چکی ہوں۔
چہارم: میری وفات کے بعد اگر کوئی اور میری منقولہ یا غیر منقولہ جائیداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ وارث ہو گی۔ نیز میری مندرجہ بالا وصیت کی پابندی میرے ورثاء میری وفات کے بعد بھی کریں گے۔

الامۃ: مبارکہ بانو نیّر زوجہ افتخار احمد سہروردی ۱۹۹/۳ پاکستان کوارٹرس لارنس روڈ کراچی
گواہ شد: افتخار احمد سہروردی خاوند موصیہ
گواہ شد: سید محمد عبد اللہ۔ ۱۲ کشن سٹریٹ محلہ کریم پارک لاہور

پاکستانی ہائی کمیشن پر پتھراؤ کے خلاف بھارت سے زبردست احتجاج کیا جائیگا

کراچی ۴ر فروری۔ باخبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ کل نئی دہلی میں پاکستانی ہائی کمیشن کے دفاتر پر جو حملے کئے گئے۔ ان کے سلسلے میں پاکستان جلد ہی بھارت سے شدید احتجاج کرے گا۔ دہلی کے مظاہرین نے پاکستان کے خلاف سب وشتم کے علاوہ پاکستانی رہنماؤں کے مجسمے بھی جلائے تھے۔ توقع ہے کہ پاکستان کی وزارت خارجہ ان کارروائیوں پر سخت احتجاج کرے گی۔

یاد رہے کہ کل کے مظاہروں میں پاکستانی ہائی کمشنر کے مکان اور دفاتر پر زبردست سنگ باری کی گئی تھی۔ اور جب مظاہرین کو لاریوں میں لاکر پاکستانی ہائی کمیشن کے قریب اتارا گیا تو نئی دہلی کی پولیس نے ان لوگوں سے کوئی تعرض نہ کیا۔ خیال ہے پاکستان بھارتی حکام کو یہ یاد دلائے گا۔ کہ اگر ہلڑ بازی اور غارت گری کے ان مظاہروں کا سد باب نہ کیا گیا تو پاکستان میں بھی ایسے واقعات کا ردعمل ہو سکتا ہے۔ حالانکہ پاکستانی حکام ایسی کارروائیوں کی حوصلہ افزائی نہیں کرنا چاہتے۔ معلوم ہوا ہے کہ پاکستان دو تین روز تک بھارت کو اپنی احتجاجی یادداشت روانہ کر دے گا۔

بھارت میں فولاد کا روسی کارخانہ

نئی دہلی ۴ر فروری۔ کل یہاں بھارتی اور روسی نمائندوں کے درمیان حکومت روس کی اس پیش کش پر بات چیت شروع ہوئی جو اس نے بھارت میں دس لاکھ ٹن کا فولاد کارخانہ لگانے کے سلسلے میں کی تھی۔ اس کارخانہ میں بھارتی مشینری تیار کی جائے گی بھارتی حکومت کے ایک عہدہ دار نے بتایا کہ روسی ماہروں کی ایک جماعت نے حال ہی میں اس کارخانے کے امکانات کا جائزہ لینے کے بعد اپنی حکومت کو رپورٹ پیش کی تھی یہ بات چیت اسی سلسلہ میں ہو رہی ہے۔ عہدیدار نے بات چیت یا روسی پیش کش کی مزید تفاصیل بتانے سے انکار کر دیا۔ البتہ اتنا کہا کہ اس کارخانے کے سلسلہ میں بھارت کو قرضوں اور فنی امداد کی پیش کش کی گئی ہے۔

برطانیہ کے دفاعی اخراجات

لندن ۴ر فروری۔ ۳۱ر مارچ ۱۹۵۷ء کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران میں برطانیہ کے دفاعی اخراجات کا تخمینہ ایک ارب ۸۵ کروڑ پونڈ ہے۔

درخواست دعا

میری والدہ محترمہ اور ہمشیرہ صغریٰ بیگم صاحبہ (اہلیہ چوہدری محمد طفیل صاحب ننگلی) ایک عرصہ سے بیمار ہیں۔ قارئین کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین (محمد صادق درویش قادیان)